



سیر وافی الارض سے دل تماشادوست کو گدایا اسفر وسیلہ الطفر سے سعادتی پختہ کیا
اوہر جوانی و نولہ ہر ش اوہر خود کامی جلد و روش تہی ترنگون کا شور تہی انساہ ان کا زور
دایسی خواہ این برکان میں پڑی تھیں دوسا کی کیل سی ولین کری تھیں نہ بیٹھ پین نہ کھڑ
تزار ترار ہر شکل تزار راحت براحت میں پانی قیمت رحمت نظر آئی پریشانیوں کی
بمعتون کا ہجوم ہوا استقلال طبعیت پروردی میں مسدود ہوا طر سپند آتش زیر پند
اندا نہمت خانہ بدہش و لکھو بھیا شوق سیر جزا رعب عجم نے بے پروا اور یا ہر حکمہ نیا و نا
نیا پانی قسمت نے عطا فرمایا کہین شان کا رنگ ویکھا کہین غم کا دہنگ ویکھا کہین عسرت
قاطع الطریق ہوئی کہین عشرت شفیق توفیق ہوئی یہ بھی اک تھم پروردہ ہے جسکی لیسم اللہ آہ سیر
ہنوز وہی سان اکھونین بسا ہو تھا بہار ویدم و گربار ہو سست سے دل لگا ہوا تھا کہ وقتاً
ماند نظر کھر کھوڑا لگانہ بیگانہ سے ہشتہ الفت کوڑا اکثر بلا و نامی ملک شہرتی و عربی مینوی
و شمالی ہند واقع ملک و کن و سنہ و پنجاب بنگالہ وغیرہ زیریامی سیاحت لایا جب واقعات
غریب حادثات دیکھے جیسا چاہیے ویسا ان تماشوں کا خطا و خطا یا گرم و سرد و زانہ سے کہین
دل جلایا کہین کلیجہ ٹھنڈا کیا کہین نشیت و فراز و اربیدار کا چڑھا و اتار دیکھا اگر اس اجمال
تفصیل رقم میں آئی ایک و دوسری کتاب تیار ہو جائے الا گرمی ہمارے کا شہر پہننے دل کو سرد
کر رکھا تھا اور کوئی موقع گلگشت اوس سرزمین کا ہاتھ نہ آتا تھا کہ آغاز سال سنہ عیسوی
سرا یا خلق و مروت صاحب محبت و قوت اجباب نوازا اخلاص پر داز عالی بھم والا کریم

مشہور و ہر معروف روزگار منشی نو لکشر مالک مطبع اووہ اخبار کہ بارہ برس سے اپنے سفر
اولین سے میرے حال پر توجہ نہایت خاص فرماتے ہیں صرف اتحاد و بدل و دوا سے بندہ احسان
بناتے ہیں قدر و انی میں معروف فیض سانی بن و معروف ہیں تہ دل سے رضا جی احباب و اخلاقی
معروف ہیں برٹسے مرد ہیں یاروں کے ہر رو ہیں پیچ تو بہتے کہ خوبوں میں فرد ہیں
تقریب شادی ختنہ صاحبزادگان بلند اقبال پشت پناہ دولت قوت بازو۔ یہ اجلال
جناب ستلاب محل القاب والا و سنگا عالم پناہ فیض الشاں نیچ المکان حاتم جو دعویٰ نوال
یہ بھی کرم ابر دست دیا۔ ال کوہ قدم نواب المام بابا خان صاحب باو۔ میں خطم بند
سبارک سورت تشریف لائے مشتاق بے نقالی مدعا سے دنی دار و طالب تلبی خاطر راہ بر گئے
وعدہ۔ کیشیکر جولائی میں قرار دیکر نہ یہ کہ چلک سائنس۔ سون کی دبی ہوئی آگ بھڑکی
چنانچہ ماہ مذکور میں بذریعہ تار برقی خبر دی نہ آئی۔ یہ تیار ہوں دیر نہ لگانی ہر چند دوری
آستانہ فیض نشانیہ آقا نامدار نواب صاحب سبق الاوصاف نہایت دشوار مٹی طبع
نازک پر کہ مدت دراز سے لذت یاب حضوری کا تہنیت نگوار ہستی او۔ ہر مدوح عالی گہر
والا نزا و ممانعت سفر پر کرم استبداد و کلمہ سپید و نصیحت ارشاد فرماتے ہوئی ہوئی مصیبت
یاد دلاتے الا شوق زنجیر گسل نے ہاتھ نہ چھڑانا چاہیے موعظہ موٹرا۔ بارہ اگست سنہ ۱۳۱۱
ورد دولت کو خیر باد کہکراہ لی اجا و اخلا کو بوعده ترا و آمدن تسلی دی پختہ روز بخیر و نور
ساطعہ النور کرم طور مطلع اکرام و فضائل بیچ دولت تاجاں مہر ضمیر شریا جاہ ماہ خدم کیوان شہ
حضرت نواب سیدی ابراہیم محمد یاقوت خان بہار زوالہ نصرت جنگ بطل و ام آقبالہ ذال قمر
پہچین حاضر ہوا اخلاق کریمانہ و اشتقاق بزرگانہ خدام عالی مقام ہر محل و موقع پر ظاہر ہوا
دو مہرے روز مہتی ہو چکا میرا جن حسن صاحب ایمنی منتفی صاحب سابق المدح نے
شان حسن خدمتی کو چمکایا اپنے آقا سے بڑھ کر تعظیم کا جامہ نہ لکیریم کا کرشمہ دکھایا جناب
قرالدین صاحب وکیل ہائی کورٹ نے دعوت امیرانہ و جلسہ دوستانہ سے خرمن کیا
زبان ناطقہ شکر گدازی کو بند کیا۔ چند روزہ نامہ سلو گیارہ شکر پل پر سوار ہوا سترو کوچہ
کا پور میں چوٹی منشی صاحب کے مہلے میں شہر تعلیم ہوا کہ میرا اخبار دور دورا دستاویز

شکستہ یانی ٹھہر کر تشریف لے گئے خانہ کچم فہمی تباہ یہ بین نہیں کہتا کہ مجھ کو دھوکا دے گئے
 سیما ت عم کی رات ایک نین تنہا اور سارے عالم کا قلق و لہجہ در چشم تر رنگ فق ہر دم
 نیا خیال تھا سچ تھا ملال تھا دیوانخانہ دیوان خانہ تھا بدتر از نشان کا شانہ تھا کبھی سہکیں تو
 روتا کبھی چپکے چپکے جی کھوتا کبھی چپ رہتا کبھی یہ کہتا حیف ویر کی آئی میں جلدی نہ کی جانے میں
 کیا تھا کیا ہوا اسے فکر و کرمین کہ گھڑیا لی نے دس بجائی میری شب بچم کی دقیقے درجو کٹھاؤ
 منشی صاحب معہ قافہ کہ جب تک علم و ہمتی ساتھ لیکھتے سبب کثرت بارش فاماہواری راہ
 بند ہو کر کے واپس آئے وہ کیا آئی تن بجان میں جان آئی گئی ہوئی ٹوم پائی چار روز
 قیام کیا ہر شب کو جلسہ قص و سرود میں تمام کیا ایک ملازم مطبع خوش طبع ظریف
 شیرین زبان صاحب تصنیف شاہ میر خان عرف مجھے صاحب رعایت تخلص کو میری
 رفاقت میں مامور فرمایا وہاں سے لکھنؤ آیا تین مہینے ٹھہرایا سیر چشمی سبحان اللہ منشی بر
 واہ واہ حوصلہ کی نمودندی ہمت کی بلندی بات بات میں انضباط و لوازم و احتیاط
 مراسم کی پابندی ملاقات میں رات دن تکلف کے نئے ٹھٹھٹ دکھاتی شوق و طرح
 میرے دل کو بھلاستے ہر روز فریاد ہر شب شب برات صبح و شام اکابر شہر کی ملاقات
 تواضع کو شہی کا شیفہ کیا مدارات جوشی کا فریقہ اگر حضرت لوح کی عمر باون شکر مہمان نوازی
 ادا کر سکون اس بیاگنی شرح اگر مختصر سے مختصر ہو بالیقین مطلق سے بھی کسی قدر بڑھ کر ہو یہ وہاں
 جسے متجاوڑ ہے کہ قلم و وزان ایک جملہ کے اوامین عاجز ہے نہ ہاتھ میں طاقت تحریر کی
 نہ زبان میں طلاقت تقریر کی اس آئین جناب ہلال رکاب قمر خدم صاحب الجود و الکرم
 راجہ محمد امیر حسن خان صاحب بہادر رئیس محمود آباد نے کہ راجگان اودہ کے طرہ دستار میں
 نہایت سنجیدہ و کریم و ہوشیار ہیں پیرا سے جوان بخت ہیں لایق تاج و تخت ہیں جو آستان
 ہایون پر آتی ہیں مگر وہ نہیں جانتی کہ کمال عزت و عمدہ منزلت کے واسطے طلب فرمایا
 ہر محل پر شان ریاست و بلند نامی کا جلوہ دکھایا پاکی سواری کو سوار و چہرہ اسی خدمت گذار
 پیچھے خاص کرہ میں گلہ دی بنفس نفیس و مہدم اپنے مہمان کی خبری نواب راحت علی خان
 برادر خالہ راو راجہ صاحب ہی جلد جلد تشریف لاتے خاطر واری و دلجوئی کا وقت نہ دے گا

نہ فرماتے راجہ صاحب اول خلاق سے پیش آئے کہ دور تھا گمان سے وہ کھلف لئے کہ باہر میں کچھ
 بہار اصرار جو تھے روزِ رخصت فرمایا قصہ مختصر عین بارش و جوش سیلاب میں کہ ایسا کنبہ بھی کھٹا
 خواب میں طوفانِ نوح کا نمونہ تھا بلکہ اس سے بھی دو ناس تھا اللہ تعالیٰ جان پائے لکھنوی
 صورت دکھائے پھر وہی ہم وہی منشی صاحب ہی جلسہ وہی مصاحب تھا شہر کو عجیباً
 کی لطف تازہ یاروں کی ملاقات کی چوبے کنیش پر شاہ صاحب وکیل عدالت نے
 کہ نہایت دلشور بہن زبانِ انگریزی میں فصیح و بلیغ مشہور بہن صاحب تیسر بہن ہر دل غیز
 بہن سینہ صاف ہے زیادہ آئینہ سے کوسون دور میں کینہ سے فریاد خلاق و فرطِ محبت سے
 دو بار بزمِ نشاط منعقد فرمائی بی گوہر جانِ فردہ قص و سرود کی کیفیت دکھائی جو کبھی سننے میں بھی
 نہ آئی نبداء و کاکا کتھاک کو خبکی سر و گلوٹھاؤ نے ہر جلسہ کے نئی ترکیب کے تباؤنی بیگم بہوپال کو
 اپنا کر لیا تھا بلوایا اور بھی دیگر نقال نامی مثل کھلونا وغیرہ اور طوائفوں کو بھی طلب فرمایا لیکن
 نے اپنا کمال دکھایا آواز بہن وہ نرم نرم جن سے ساری محفل گرم آواہن وہ کہ جودل کو
 بھانپتے تانین وہ کہ جو جانکو کچھ لائیں۔ اسی ردتِ قیام میں اکثر شعر از نامی گرامی سو ملاقات
 ہوتی دل سخن پرست و طبع معنی دوست کو پسند یہ بات ہوئی کہ برادرانِ ہم طریق کو تکلیف
 دیتے مشاعرہ کا بھی ایک جلسہ کیجئے چنانچہ اکیسویں جب ششمہ ہجری روزِ شنبہ وقت
 چار بجے دن کے مجلسِ شاعرہ بطرحِ معصع ہذا اس مہر نے زمین سے کیا آسمان مجھ پر
 بمقامِ جلسہ تہذیب واقع چوکِ قدیم تجویز کر کے اشتہار جاری کئے بیشتر صاحبِ صاحب
 بطرزِ مسافر نوازی قدمِ نجمہ فرمایا نوازشِ بیغایت و عنایت بے نہایت گاہے نہایا باطن
 کہ حیاتِ بختات ہے ہر ملاقات ثانی کا کیا اعتبار ہے ہاں اجتماعِ سخن البتہ ایک صورت
 یادگار ہے پر چنا و غزل لیکر تذکرہ ترتیب دیا اور سورتِ شاعرانِ تاریخی نام رکھا۔
 آغازِ شعبان میں ہوا سے دہلی و اگر سے اور ڈی ٹوٹی ہوئی آس پر جڑی اگرہ میں چار بجے
 سحر کیا دل بہر کر سیر و نہر کیا دیکھا شہرِ سکندرہ و تاج گنج کو رخصت کیا غم و درد و رنج کو
 ایک منشی صاحب کے دوست صمیم اشنا و قدیم نے جلوہ دکھایا اپنے انک کا بڑے
 تباہ سے دعوت کی تا سحر جلسہ رکھا تاج رنگ کا وقت روا کی محبوب تھا صاحب و جناب

درالعلم شہر و قریب
 طلوع سورت و قریب

صوفی صاحب مہتممان اخبار نظر آئے بطریق مسافر نوازی شایستگی کو ساتھ خوان نعمت لائے
 وہاں سے پہلا وہی ہو چکا تھا قربان علی ایک صاحب سالک تخلص و خواجہ بدر الدین خان صاحب
 سترجم بوستان خیال و مرزا محمد حسن خان صاحب و چھوڑ مرزا و حکیم محمد رضا خان صاحب
 و سید محمد فخر الدین صاحب ملے اوس تپاک سے کہ جو خارج تھا میرے اندازہ فہم ارجبند و
 احاطہ خیال و ورور و دشمار فکر فلک سیر و احصار خرد و رسا و مقیاس قیاس دست و دائرہ
 اور اک چالاک سے بشمول حضرات زکیات قطب صاحب نظام الدین اولیا و چراغ علی
 وغیرہم کو مرزا پر گیا سعادت حاصل کی برسوں کی مراد برآئی دل کی حضرت مولانا اوتاد
 غالب کی قبر پر فاتحہ پڑھی نواب محمد ضیاء الدین خان صاحب بہادر نے نہایت تکلف سے
 خوان نعمت مرحمت فرمایا شریک جلسہ میں نوازی میں بھی یا د کیا مگر ناسازی طبیعت نے محروم
 رکھا۔ قسب روزرواگئی لکھنؤ مرزا حسین علیخان صاحب خلف متنبی حضرت غالب مرحوم
 نے خوان کو نہ ہامی نہات سے شیرین کام کیا توشہ سفر ساتھ دیا ایک روز واسطے
 ملاقات محبت قدیم شفق محمد و جاہت علی خان صاحب ستم اخبار عالم میرٹھ گیا وہاں
 عدیم افرہستی نے رہنے نہ پائنتی کریم الدین صاحب کے تحریر سے اجباب کے ملاقات کا
 تاسعت ہی اور میں ہوں۔ ہر پھر کر پھر لکھنؤ آیا فراق بیاری نے رہنی کی نوبت پونجی
 جان کنی کی غلبہ تھا کربت کا عالم تھا غربت کا سرسام نے سر اٹھایا ضعف فی باون
 پھیلا یا بربان نے جھڈا کاڑا غفلت نے آتی ہی پھیلاڑا تشنج نے اعضا کو توڑا فلک
 چیدہ دست نے پنجہ مڑوڑا اگر واہ رے مٹی نو لکھنؤ صدقے تیرے محبت کے قرآن تیری
 الفت کے نقش یاد و برادر و پدر و لیسو شایا یاری نگہ ساری کا رنگ دکھایا مثل شمع جی کو
 جلا یا اپنے پروانے پر صرف لگا لگی کا کہا بیگانے پر یونانی مشرانی انگیزی معالج طلب کے
 اپنے بیمار کا علاج کرا یا کوئی دقیقہ تیار واری و بخواری کا عہد یا سہوا فرگذاشت فرمایا
 جب میں فی الجملہ حاق ہوا اعتدال و عناصر کا باہم اتفاق ہوا سترہویں نومبر کو روواگئی
 قوریا پی یاروں سے رخصت ہونے کی نوبت آئی جو کہ منشی صاحب کے جانانیدہ کا
 ٹانگوار تھا نیاحیلہ تازہ جہانہ برور و مکار تھا وہ رونم جلسہ خیر صحبت قرار دیا شیرین و کدو

ششتری کو طلب کرانٹشی رام پرشاد صاحب مدارالمدام نواب، فلک شہاب شہر اجاہ ہلال
 محسن الدولہ بہادر و داروغہ جماس علی صاحب کہ یہ حضرت بھی جو یونین میں فساد و ہین کی
 اہل دروہین تاجر شہر یک محفل سرور رہے اور ہر گز نہ گور رہے وقت رخصت فرما
 محبت سے منشی رام پرشاد صاحب لفظ دعوت زبان پر لائے خوش خلقی کو رور
 دکھائے کوئی عذر قبول نہ فرمایا آستانہ لگا۔ یں پر بلایا تا پار بنے شب کو بندہ مع اپنے
 منشی صاحب کے مکان پر میزبان کے گیارے شیرین کہ شیرین کلام ہیں خوشگویوں میں
 صاحب نام ہیں وضع دار ہیں سلیقہ شعار ہیں لطیفہ گو ہیں حاضر جواب ہیں خلق و مروت میں انتخاب
 ہیں مزاج کے شوق طبعیت کے چالاک ہیں خواندہ ناخواندہ طوائفان شہر کی ناک ہیں قصر
 و سرود میں ایسا تیر رہے کہ زہرہ او کی اوسے کنیز ہے خوب ناچیں خوب گائیں اپنی کمال
 کی باتیں دکھائیں خوشگویی میں مشہور افاق ہیں رور کوئی میں بھی مشتاق ہیں چنانچہ بندہ
 نے اسی جلسہ میں جو قافیہ تباہے جھٹ پٹ اون پر مصرع لگائے :- وہو اہذا
 فصل گل آتی ہے اسو دست بخون بیان رہے مگر ی دامن ہو سلامت نہ گریبان رہے
 دل پسایا تا ہو قدموں کے تلے صاحب کے + پاؤں آہستہ سی رکھنے کا ذرا دھیان رہے
 تیری صورت نظر ہو ترے قدموں پہ ہو سر + قری الفت میں مروں یہ میرا ایمان رہے
 خاتہ چشم سے یہ کیلے سد ماری میری رنج + اپنی گہ جاتے ہیں تھوڑے یہاں جھانک
 آرزو کوئی نہ بر آئی فلک کے باتوں :- + دل شہاب میں لاکھوں مرے ارمان رہے
 کیون حضور آپ نے وعدی ہی پہ ملا برہوں + کسی شب آکے نہ گہ میں سری جہان رہے
 اب یہ فانی سی شب و روز دعا ہی شیرین + کہ سدا وین محمد مرا ایمان رہے
 حسین باندی و ملکہ گیتی نے بھی داغون کو تازہ کیا صبح فلک جلسہ رہا واقع میں حضرت
 میزبان لاجواب ہیں اخلاق و مروت و ہمت میں انتخاب ہیں وقت رخصت بیش قیمت
 گورہ کے بارون سے اعزاز بڑا یا شان محبت کو اقی کمال و اوج عروج پہ چمکایا۔ یہاں
 ہی شاعرین نکات سخن سے ماہرین انعام امور ذاتی و صفاتی سے فرحت نہیں پا تو
 جیسے یہ وجہ ہے کہ اس طرح توجہ کم فرماتے ہیں بندہ کی گزشتہ پر نگاہ ہے خاص عالم کی زبان

۱۔ یہ سب ایک بار فوراً دیکھیں یہ شہر موزوں فرمائے کہ حکم انصاف یہاں لکھنؤ میں آئے
 ہی اس مہمان ساری باتیں خالی گھر چلے۔ باغیچہ میں فحش ہوتا ہے سر پر دھڑلے
 نہ ہوتا ہے نہ ہی لکھا ہوا ہے تقدیر میں ۲۔ پریشکر کو چاہیے کہ کام اپنے گھر چلے
 نہ کرے کہ غیب دیکھا کہ نہ ہی لکھا نہیں ۳۔ باب غفلت میں غبت ہم کو ضائع کر چلے
 اپنی باتیں میںوں نے پھر لی اگر ہم میں لکھا ۴۔ چوڑ کر تنہا لی میں ہکو اپنے گھر چلے
 رہم پر شاہ واد کو خدمت میں لکھا جام ملو ۵۔ تشنہ لب جو یان سے بہر ساقی کو تر چلے
 فریاد کا رشتہ صاحب بہترین راع تاکو تیرے لیت لائے اور چو کہ یہ سیر کانپور کی رہ گئی تھی
 وہ دکھائی اظہار چلے شہداء کا یہاں بھی شہداء لیکن برو مقدرہ بوجہ میری بیماری کو اور اس مرتبہ
 ماہ صیام کے منعقد ہوا جو غزل میری بات آئی اس نے بھی تذکرہ میں جگہ پائی اس حاصل منشی صاحب نے جس
 سے یہ خط لکھا اگر سیکرین یا حکم قول شہداء کے از ہر لکھنؤ میں قلم ترقی ہو رنگا غنق ہو تو یہ کہ اس میں
 ہر ملک کے ہر قسم کے آدمی کے ملاقات کا سلسلہ جاری ہوا آج تک اس منشی جو صلہ کا دوسرا
 انسان لکھا سے نہیں لکھا لانی میں خلق محبت میں بے شل میں بہت مروت میں اللہ تعالیٰ شہاد آباد
 کے خوش بامراد ہوتے۔ کانپور میں ریل پر سوار ہوا اللہ آباد کے اسٹیشن پر اترا وہاں شوق
 نجاتانہ نے فاشا دکھایا کہ جناب میرے مہور میں صاحب نامی گرامی وکیل ہائی کورٹ کو ملایا
 فوراً رومہاں رکھا شہر و چھاؤنی کی سیر کر آیا چند طائفہ ارباب نشاط کے آئے اور منتخب لوگ
 ہی واسطے ملاقات کے بلوائے سحر گاہ محفل برخواست ہوئی شب سوم بندہ ریل پر سوار
 ہوا بارہ چھب میں مینی میں داخل ہوا ایک روز قیام کیا یکشنبہ کو دو بجے سورت کی صورت
 دیکھی خداوند نعمت کی ملازمت حاصل کی گویا دین و دنیا کی سعادت حاصل کی خلاصہ
 غرض۔ لکھنؤ و دہلی کی پریشانی اور باشندوں کی خانہ ویرانی اگر رقم میں لاؤں ایسا غم
 گھٹن کہ پریتے جی آپ کوڈ مونڈے پناؤں یہ جو کچھ مضمون ریب سطور ہے مبالغہ و تکلف
 سے دور ہے مقولہ کے از ہر اراد کے از ہر بار پر عمل کیا ہے ہر جگہ خاصہ وقائع نگار کو
 روک یا ہے کہ مبادا سخن میں طوالت ہو ناظرین ناک فرج کو ملات ہو ورنہ مجھے ہر ماہ
 ولین بھرے بیٹھ ہن کہ جس کے نئی تم کی شہر میں پر مے بیٹھ ہن اللہ بس باقی ہوس ۶۔

ہرگز وین ہی جو یاد دہاؤ دینا بہت
 شکر کا اس کی توری دان بونی شکر
 لایا وہ خطیار کہ جس میں سے ذکر فرمائی
 قاصد نہیں پند خط تو آمان سطر
 کیا تھی تجھ ہی کہ اس حق پرست
 لایا نہ ہاتھ لقمہ بے استخوان بستر



غزلو کا شمار
 بسم اللہ الرحمن الرحیم
 تقدیر انشاء

اسیر نشی سطر علی صاحبش اگر دیاں معصی مرتو مگر
 دے غزین تم آسمان مجھے
 لایا حرم سے جانب دیر تباں مجھے
 کر کے حاد تو لے نہیں آمان مجھے
 ناغم بزم دہرین لایا کہاں مجھے
 مطلق نہیں چہا نہیں خیال جہاں مجھے
 دشوار کیا عروج ہے بام مراد پر
 پر غم یہ ہے کہ دہر میں قہر کہاں
 پھیکا ہے شوق دے کہاں کہ کہاں
 گیری ہوئی ہے شل زمین آسمان
 شل سخن فلک نی کیا ابگان
 پھنس کر نفس نہیں لایا آشیان
 او نہاد عاکو ہاتھ ہوا زربان

الف
 لہ میری ستر شوق ہی باران
 اسی آسمان ابھی نہیں جانا بستان
 غنیمت ہے کہ جو چین جانک لایا
 غنیمت ہے کہ جو آشیان لایا
 تو دوری بہت نظر آتا ہے
 تو دوری بہت نظر آتا ہے
 تو دوری بہت نظر آتا ہے
 تو دوری بہت نظر آتا ہے

ہرگز وین ہی جو یاد دہاؤ دینا بہت
 شکر کا اس کی توری دان بونی شکر
 لایا وہ خطیار کہ جس میں سے ذکر فرمائی
 قاصد نہیں پند خط تو آمان سطر
 کیا تھی تجھ ہی کہ اس حق پرست
 لایا نہ ہاتھ لقمہ بے استخوان بستر

ای نظر کرد پس کاروان

یادش بیزاب وہ ملیکا گمان ہے
 تیرے ہی بچے بچو ہر مان اور
 قاتل نہ جو میر خدائیم جان ہے
 رہی نہ دیکھا پید سے یہ آسمان ہے
 منظور تیغ ناز کا ہے امتحان ہے
 ابروی یار پر ہے گمان گمان مجھے
 یاد کرنے اور کیا ہے نشان مجھے
 سہ میری ہو دیکھ کی اسی آستان مجھے
 دکھائی جوش بحر طبع روان ہے
 یادش خیراب وہ ملیکا گمان مجھے
 کہتی ہیں لوگ شاخ و زک بیان مجھے
 دکھار ہے ہیں انگوٹھی و پیمان مجھے

کتابی میر اسف ثانی عشر وری
 و نیا سی مدعا ہے نہ حق ہے ہی
 خنجر کو اور پیر دی گردنہ ایک بار
 پیوند خاک کو رک گیا نہ جب تلک
 خم ہے سر نیاز جوت تل کی روبر
 نرکان ہی لیتا تل پر سردم تل تیر
 کہ تمنا میں اوس میں تصویریں ہیں
 اتنی بکھے عاشقوں سے مناسب نہیں
 لکھو نہیں دیدہ گریان کا مال کچھ
 لوگوں سے رو کی بعد مری یار کی کہا
 سوی بیان یار کی لکنا بہ ن فتن
 لاکھوں تماشے صنف پروردگار

۲۹	دورہ نوازیان ہیں اسد یہ اسیر کی اوس نے زمین ہی کیا آسمان مجھے
----	--

اشرف منشی اشرف علی صاحب خوشنویس شعلق طبع شاگرد مراد بلوی مرقوم

یادش بیزاب وہ ملیکا گمان ہے
 تیرے ہی بچے بچو ہر مان اور
 قاتل نہ جو میر خدائیم جان ہے
 رہی نہ دیکھا پید سے یہ آسمان ہے
 منظور تیغ ناز کا ہے امتحان ہے
 ابروی یار پر ہے گمان گمان مجھے
 یاد کرنے اور کیا ہے نشان مجھے
 سہ میری ہو دیکھ کی اسی آستان مجھے
 دکھائی جوش بحر طبع روان ہے
 یادش خیراب وہ ملیکا گمان مجھے
 کہتی ہیں لوگ شاخ و زک بیان مجھے
 دکھار ہے ہیں انگوٹھی و پیمان مجھے

یادش بیزاب وہ ملیکا گمان ہے
 تیرے ہی بچے بچو ہر مان اور
 قاتل نہ جو میر خدائیم جان ہے
 رہی نہ دیکھا پید سے یہ آسمان ہے
 منظور تیغ ناز کا ہے امتحان ہے
 ابروی یار پر ہے گمان گمان مجھے
 یاد کرنے اور کیا ہے نشان مجھے
 سہ میری ہو دیکھ کی اسی آستان مجھے
 دکھائی جوش بحر طبع روان ہے
 یادش خیراب وہ ملیکا گمان مجھے
 کہتی ہیں لوگ شاخ و زک بیان مجھے
 دکھار ہے ہیں انگوٹھی و پیمان مجھے

احسان یہ جہان ہے
 سارے فیض و کرم
 نام وصال کی ہے
 یہی عالم ہے
 ان کی بیانی کی
 یہی عالم ہے

دی آسمان تہ تیہا ہا رکرا انہ
 آہی نظر ہر ایک نے آہو عیان
 ہماک عدم دہ کیا گیا یہ کاروان
 دکھلا سمنہ ناز کی تو شوخیان
 بہا تا نہیں جو شمع واد و دیوان
 پر بہو لا بہو لا یاد ہو کہ کچھ نشان
 جبل حکم لوگ کھو بہن آشن بیان
 تجلو پسند خورے وہ جان جان
 آوارہ ہو کی طرح نہ کر باغبان
 قسمت زدی ہے شمع کی گویا باز
 ایک خواب سادہ کیا وہ جان
 بلو اے تو وہ شمع پئے استہان
 اچھی دکھائی آپ زور یاروان
 حد ادب جنون ہو بنا پریان
 لیجا وہاں بھلا کر تو اشک روان

نہایت کی ناز و نیاز میں ہوا کرتا تھا کہ ہر ایک کو اپنے لیے کچھ دے دے اور کچھ لے لے کر اپنے لیے رکھ دے۔ یہی اس کی عادت تھی۔

اتنا بھی جھوٹ بوسی کی اہمیت غلط
زیر زمین گیا تھا کہ ہوا آسمان سے ان
دل ایک سو دیکے لیا مجھ سے یار نے
کھڑو کہ باغبان دیر گلازار کھول دے
بے سے سنائے آئی بے گداز میں بھلا
اک ماہ و شکے عشق میں آئی تو میر
کھنچو ہوسا تھمہ غیر کے تم بھی ہو سچا
سمجھا او ہو بھی یار میں تیرا شبہ ناز
مرد و نجا مقبرہ ہر خاک میری آگاہ
جہاں تہوں روز و رات زکریا میں گئے
پھر تہوں شل گرد پریشان اوڑھ کر

سچی ہو تم اگر تو دکھا دو وہاں مجھے
تقدیر سے ایمان بھی ملا آسمان مجھے
اسپر تھیک تاک ہلائے کچھ سو واکر ان
ہو نہیں بھار بارغ نہ مجھے خندان
ہی تنگ قید خانہ سے میرا مکان مجھے
بھر کفن ضرور ہے رخت کمان مجھے
بس س معاف کئے نہیں مجھ پران مجھے
آیا نظر جو کوئی گل ارغوان مجھے
انجم پہ ہے گمان سفید آہوان مجھے
پیر عین دل یا ہے خدا نے جو ان مجھے
پھر نچا کھان نہیں خبر کاروان مجھے

نہایت کی ناز و نیاز میں ہوا کرتا تھا کہ ہر ایک کو اپنے لیے کچھ دے دے اور کچھ لے لے کر اپنے لیے رکھ دے۔ یہی اس کی عادت تھی۔

الف

نہایت کی ناز و نیاز میں ہوا کرتا تھا کہ ہر ایک کو اپنے لیے کچھ دے دے اور کچھ لے لے کر اپنے لیے رکھ دے۔ یہی اس کی عادت تھی۔

دو دیکے زندگی تین ثابت قدم رہوں
۱۵
۸
فصل
ہی ہے معرکہ امتحان مجھے

انور پٹیشیر تھمہ نشی تعلقہ ارتزکھا وغیرہ شاگرد بناب آغا
صاحب عشق

نہایت کی ناز و نیاز میں ہوا کرتا تھا کہ ہر ایک کو اپنے لیے کچھ دے دے اور کچھ لے لے کر اپنے لیے رکھ دے۔ یہی اس کی عادت تھی۔

لکھیں نہیں مچن ق مجھے دیا گستا
 مات ہوئی ہے ق نفس میں کچھ
 آئی بھار جاؤں چین میں کس
 مست رہی کہ کیوں نہ پس ق فدا
 درود یا ہوں چل میں میں کو
 جنبش کروں محال ہے دیکھو کو
 جسے جہاں حسینو کو ہے تھو راند
 جی بھر کے دیکھو دے درازنگ بو
 لہریں سے قسرت نہ صحر میں چین
 کیا کیا نحال ہو یہ دل غم رسید آج
 کیا کیا فیتھیں نہ کرو نکاح میں حشر میں
 صد جو کچھ ہوئے سو ہو مو اور کیا کھو
 آنا جوان ہو کر نہ آؤ غم دور پر

مانع جو باغ جانیسے کیوں باغ باغ
 بھولا ہوا ہوں یاد نہیں بولنا مجھے
 محبت سے اوتھو دے میں نہیں پریشان
 شاید پکارنا جس کا روان ہو
 یاد آئیں خرق کی بے سختیاں مجھ
 پینا کی کیلے ہو بھلا سہریان مجھے
 یارب دکھا دیو بھر وہ یکم مکان مجھے
 بھر خدانہ قید کر او باغبان مجھے
 آرام کیا کھوں کہ ملک کھان مجھے
 مل جاوے باغ میں و سرو روان مجھے
 یاد آئیگی جو کاوش و شمع رہبان مجھ
 حاصل ہوئی ہیں عشق میں نسیان مجھے
 ہین یاد کم سنی کی بھی وہ سنا مجھ

تمکین اوس صفت شاید کیا ہے یاد
 یوں بسبب تو آئی نہیں چکیاں مجھے

(Marginalia at the top) ...

(Marginalia on the left) ...

(Marginalia on the bottom left) ...

(Marginalia at the bottom right) ...

۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

پیرمین بھی مین حسرت دلو کالائا
 کاندھانہ دین جازیکو میر ولسن
 دیوان اپنے چھو چھاپا ہون میں شکر
 صیا ونگرچے کی نوبت نفس پیش
 ذکر خدا کروں کہ تو نکاح چون میں نام
 عشق کمرے زار بنایا ہے اسقدر
 عہد شباب صد کہ وقت فرٹھو دیا
 اس طرح ہوں رہا تری زلفوں سے بکڑ
 اوں کو دیا صد غم و رواداؤں مان
 آتا تھا کون ملک عدم سے جہانین
 عشق ذوق تینک میں جنیوگر پڑو
 بھرنا تھا نور اپنے مانشا و حسن کا

ملتی اگر نصیب سے محبت ہو ان مجھے
بارگراں سرخ دل دوستانے مجھے
و کھین تو رحبا کھین اہل جہان مجھے
شفاق ہون، کھادی ذرا آستان مجھے
حیرت کی جابہر ایک سالی سے زبان مجھے
پھرتی ہے دھونڈتی سری غم روان مجھے
ہر موسم جبارین سرخ خزان مجھے
تقدیر نے ہمایونین کھیر بریان مجھے
نچشتاورد، دوزا آدہ و فغان مجھے
اونکی تلاش لائی وہاں سیریاں مجھے
اند باکھی گرد کھائی و کوڑا لوان مجھے
دین تھیں خدائے اکھونکی جوتیاں مجھے

پیشانی چو شمع نضحت و گوشت
خوش آئی و اعطو کا بھلا کمال

جلال

14

17

۳۰
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

[illegible]

عریان سحر کی نقش و نگار
ایسا باد اہوں فکر و جان و دل میں
آتا ہونہ میں جو وہی کہتا ہوں صاف
سر پہ ہزار کوہ تہیت اوٹھالیے
سرت کی داغ لہر کے جلا ہوا لہر
بزم جہان میں کس سے کہوں اپنا بھر
کرتابی پیچ پر ایہ خاکوں کس کو یاد
آرائش و نگار تلخ ہے تو یہ کوئی

الحارث بن عمار بن قيس بن ابي ربيعة بن كلاب بن مرة بن كعب بن لؤي بن غالب بن فهر بن مالك بن النضر بن كنانة بن خزيمة بن مدركة بن إلياس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان

۲۲	آلی عرب پر سلطان احمد	۲۳
۲۴	اوس محمد نے زید پر کیا آسان محضی	

مجلس ششمین در روز شنبه ۱۳۰۲

حکیم یوسف قزوینی خان خاں اکبر شمس الدین فیضی صاحب اسیر

روایت از امام علی (ع) است که فرموده است: «مَنْ لَمْ يَلْمِ نَفْسَهُ يَلْمِ الْآخَرِينَ» (کسی که خودش را نکند، دیگری را نکند).

کافی ہو کبر سجدہ و اناسان مجھ وہ اپنے بنک کھلے راز نہان مجھ	کیموت و ورہان کو کعبہ بھان مجھ جستہ ہو اہو عشق دیاں ان مجھ
مانند گرد و چھوڑ گیا کاروان مجھ	خزرج راہ راحت منزل کھان مجھ

سید بن موسیٰ بن جعفر بن محمد بن علی بن ابی طالب

اے میرے دوست! میں نے خدا سے دعا کی ہے کہ وہ تم کو
 دنیا کی ہر بات سے محفوظ رکھے اور تم کو اپنے
 فضل سے ہمیشہ لبردار رکھے۔ آمین

[illegible]

[illegible][illegible]

از نشانی که در این کتاب است
می بیند و از آنجا می آید
که این کتابست حضرت زین العابدین علیه السلام
این کتاب را که در میان مردم است
هر کس که بخواند بر او نورانی شود
و هر کس که بداند پیوسته با خداوند
است و هر کس که بداند حق تعالی را

سب کی دنیا ہو سارا جہان نہ
 لایا بس عشق یا عدم ہی بیان نہ
 تہ کو فصل گل میں اگر باغبان نہ
 کہ دور باد بہارستان نہ

۲۵	ریحان منش دیکنشن حبیب	۱۱
----	-----------------------	----

کیونکہ نہ توفیق میں غم آشیان مجھے
 اب سب کچھ کھاتے ہیں الفت کو چوڑ
 یوسر اسی طرح سے دی جائے اگر
 جو بات آدمی نہ سنے کیوں سنائے
 اب تیری اختیار میں ہوں اور زمین قبر
 اب کہتے ہیں جو ان مجھے طفلان سال
 سنہ خوف مرگ جنبش مرگان یا یہ
 نسبت نصیب نجات تقدیر کی حیران
 اتنی کڑی تو ضعف میں جیل بجاوگی
 کہتا ہے یار میری طرف دیکھ دیکھ کے

تقدیر کس مقام سے لائی کہاں مجھے
 مانع ہوا نہ پہلے کوئی مہربان مجھے
 واسطہ ناگوار نہوں گالیاں مجھے
 مانع نہیں پسند تیری داستان مجھ
 تارقت مرگ ہیں چکا آسمان مجھے
 تھوڑے دنوں میں سپر کیس گے انجھ
 کیونکہ ملی گی تیرا جمل سے امان مجھے
 معشوق اگر ملا بھی تو ناقدر دان مجھے
 ہوں ناتواں نہ پاتے ہو کیونکہ جان مجھے
 اور وہ کو ہی معائنہ دیکھنے فلان مجھے

۳۰	جائے دو صحن باغ مینا و باغبان مجھے	۹
----	------------------------------------	---

اول کتابت باہ میان جہان مجھے | دجلے لگا میان سرتیا کہاں مجھے

[illegible]

لای زبون بر آستان کس
 مریخ و سحر علی بر آستان کس
 لای زبون بر آستان کس
 مریخ و سحر علی بر آستان کس
 لای زبون بر آستان کس
 مریخ و سحر علی بر آستان کس

منی میں کیوں ملا تاہو آسمان مجھ
 سنو اُن کی اسی تو بہت کچھ زبان مجھ
 گو یا بنا دیا ہے سر پا کتان مجھے
 ایدل لے اجازت و تو رفغان مجھے
 لکھو اُن کو نامہ غیر سے بھیجا جان مجھے
 اور آتین دو گھنٹہ ہی اگر بھیجاں مجھے
 اسد رحبہ و عقیدہ میرے معان مجھے
 چشم غضب سے دیکھتا ہوا سمان مجھ
 دیکھو نال کرتا ہو کیا بعبان مجھے
 روکیں گے اگر وہ پہاگر پاسبان مجھے
 بیکار کیوں سناٹے ہوئے آستان مجھے
 مٹا نہیں جہان میں کوئی قدوائے مجھے
 اسی بار یہ پسند نہیں کریاں مجھے
 دین جم کی جم جو حضرت پر معان مجھے
 یاد آتی ہیں کسی کی اگر کریاں مجھے

نام و نشان مٹا کر مٹا خاک پاؤ گا
 دیو بوسہ مانگنی ہے وہ گالی تو کیجیج
 ایک جیو پگھلاؤ تو اس شک کے
 او میں یہ جھٹکان عدم چہ کچھ کہ
 شوق وصال آرزو تو مرگ ہو گیا
 آہی کیا تارحم او سے میرے حال پر
 بیت المحرم سے اوٹھ کر سوئی سیکدہ
 اوس ماہر کے مہر میں تارو نہیں ہیں
 صیاد نے تو موسم گل میں کیا سیر
 جاؤنگا قصر باد میں دیوار پناہ نہ کر
 افسانہ فراق جو کیسے تو کہتے ہیں
 لیکو دکھاؤں تیغ زبان کی تیراں
 کیوں شہم سا ہوتا ہوں میں کہ میرے
 وہ رند ہوں کہ دم میں چڑھا جاؤں سا
 پہلو میں تل تڑپتا ہو سہا بے طبع

س
 لای زبون بر آستان کس
 مریخ و سحر علی بر آستان کس
 لای زبون بر آستان کس
 مریخ و سحر علی بر آستان کس
 لای زبون بر آستان کس
 مریخ و سحر علی بر آستان کس
 لای زبون بر آستان کس
 مریخ و سحر علی بر آستان کس
 لای زبون بر آستان کس
 مریخ و سحر علی بر آستان کس

لای زبون بر آستان کس
 مریخ و سحر علی بر آستان کس
 لای زبون بر آستان کس
 مریخ و سحر علی بر آستان کس
 لای زبون بر آستان کس
 مریخ و سحر علی بر آستان کس
 لای زبون بر آستان کس
 مریخ و سحر علی بر آستان کس
 لای زبون بر آستان کس
 مریخ و سحر علی بر آستان کس

۱۳	سید یہ العجاہ خدا کی کریم دکھلا رسول پاک کا تو آستان مجھے
<p>مقتل میں جو اوجاڑا گایوں نیم جان گمیر ہو زین اٹھ پر جلیان کیونکر کین نہ گردیں کاروان مجھے پہنچا یا جذب لے گیا نہ کمان مجھے راحت نہیں ہو صورت یک آن مجھے کوئی حسین ملے گا نہ امیر ہاں مجھے کسانہ تھا کسی سیرہ راز نہاں مجھے اور دوسرے عشق آپ سے نفرت ہواں مجھے بہا قی ہو عندلیب کی طرے خاں مجھے لکین کہ بعد مرگ فلک آشیان مجھے فصل خزان میں خار ہو آشیان مجھے رہنم کو کوئی یار میں ہر آسان مجھے</p>	<p>قاتل تیری طرف سے نہ تہا یہ گمان مجھے محبوب کوئی نگاہیں نہ دین گی مان مجھے ہو باعث غبار غم رنگان مجھے رفت میں بام یار لیں آسمان مجھے کشتگی ازل ہی ہو میری نصبت تن ناز ان ہیں آپ ترک محبت پہ کس لئے انجام کا عشق نہ سوچا بڑا کیا گر بی وفا سمجھو ہوا چا یونہی سہی گلابی باغ اسکو سمجھو تیرا آستان دوسری مرتبہ سمجھو تیرا صیاد باغ دہر اوردیکھ کل کھنچا ہو ذرات انگہ میں ہاتھ گرد بادیا میں باں پہر چکا نہ</p>

سید یہ العجاہ خدا کی کریم
 دکھلا رسول پاک کا تو آستان مجھے
 قاتل تیری طرف سے نہ تہا یہ گمان مجھے
 محبوب کوئی نگاہیں نہ دین گی مان مجھے
 ہو باعث غبار غم رنگان مجھے
 رفت میں بام یار لیں آسمان مجھے
 کشتگی ازل ہی ہو میری نصبت تن
 ناز ان ہیں آپ ترک محبت پہ کس لئے
 انجام کا عشق نہ سوچا بڑا کیا
 گر بی وفا سمجھو ہوا چا یونہی سہی
 گلابی باغ اسکو سمجھو تیرا آستان
 دوسری مرتبہ سمجھو تیرا صیاد باغ دہر
 اوردیکھ کل کھنچا ہو ذرات انگہ میں
 ہاتھ گرد بادیا میں باں پہر چکا نہ
 سید یہ العجاہ خدا کی کریم
 دکھلا رسول پاک کا تو آستان مجھے
 قاتل تیری طرف سے نہ تہا یہ گمان مجھے
 محبوب کوئی نگاہیں نہ دین گی مان مجھے
 ہو باعث غبار غم رنگان مجھے
 رفت میں بام یار لیں آسمان مجھے
 کشتگی ازل ہی ہو میری نصبت تن
 ناز ان ہیں آپ ترک محبت پہ کس لئے
 انجام کا عشق نہ سوچا بڑا کیا
 گر بی وفا سمجھو ہوا چا یونہی سہی
 گلابی باغ اسکو سمجھو تیرا آستان
 دوسری مرتبہ سمجھو تیرا صیاد باغ دہر
 اوردیکھ کل کھنچا ہو ذرات انگہ میں
 ہاتھ گرد بادیا میں باں پہر چکا نہ

[illegible]

۳۵ شریف حکیم محمد تیسریں تبارک و علیم سید علی نقی صاحب

کیا کام ہے بھار سے اسی باغبان
گروہ تمام دن ہی تو رونا تمام رات
بے ویکھ و صف نقطہ موہوم کیا لکھوں
کچھ دوستان منہ لگی ہی بیان ہو
کیا اس سے اور بڑھ کے کوئی ظلم ہو
وہ ایک روز بھی نہ پھر کتنا نصیب
وہ ایک جرعه سی تو نہوگا سرور بھی

گو جانِ اپنی جانی تم لطفِ او کی چہرین

آہی گا دیکھنے نہ بہت بد گمان مجھے

شوق شیخ احمد علی خلیفہ شیخ کاظم علی صاحب مرحوم شاگرد و

PL

منشی مظفر علی اسپر

144

<p>حاصل بکری سے ہر سیر جہان مجھے ہے شمع سان فروغ سے حاصل یا مجھے پیر اخوش حق نے کیا غنچہ سان مجھے</p>	<p>جھوٹا نرکا کہ ہوں تھیں قید کاں مجھے اپنی بھار آپ ہوئی ہے خزان مجھے منہ تو دیا مگر نہ عطا کی نہ بان مجھے</p>
---	--

راحت کا بعد مرگے گا نشانِ کعبہ
پتیا جو کلک لٹکلے نوزنِ سیاحت
اب اس کا تار پھیر آسمانِ بخت
سکھلائی ہے اُن کے گھر کا راج
جوت غلظتِ سبیل سے پہچان میں
کہ خود کو انوارِ حقست روانِ بر

د

وَن كَسْ خَوْشِي سَه الْفَتْ اِبْرَوِيْنِ نَزْدَ گُو شَبَّ جُو مَيْتَنِ كُ رِي هُ وِسْ كِهَاسِ حَجِّ

بحر سخن میں شوقِ نیشکر صدفِ ہونین

۱۲ اللہ نے ویسے لب گوہر نشان مجھے

شوق حکیم سید علی رضا من خلف میر علی اوسط رشک

زندہ کیا سیح نے باغروشان مجھے
منزل ہامی فکر کی بالامی غریب
کس منہ مخمیان وہ کہوں نہ میونکسا
شاید ہوا آج قلقل مینا کو یا دوست
آتی ہیں نقد نظم پر کہنے کے واسطے
منزل ہے دور قافلہ والہا میں
ان سر و مھر یوں نہ دکھادی رہنا
نوکر تباں ہے دیرین کعبہ میں باقی
وہ جنس سخت ہونٹ پسوں بر سر پینا
کا ہیدگی سے جانیں سکتا نہیں سو رہا
چاہا ہوں تو ذات خالق کو نہ مکان

گو یاد کہا دیے لب معجز بیان مجھے
 ہے چادرِ فلکِ خیزِ خطِ کھستان مجھے
 آتا نہیں ہے شکوہ جو رہاں مجھے
 گلِ شبِ سی آ رہی ہیں جو چکپان مجھے
 گنتے ہیں شاعرِ بکاسِ استخوان مجھے
 بہکار ہی ہے گردِ کاروان مجھے
 سوزِ فراق لیکے چلا ہے کھان مجھے
 رہتا ہے یوں خیالِ مکیں کان مجھے
 گو پیسین آسمان کی نو چکپان مجھے
 لبِ لب نہ سمجھے غارِ خستہ شیان مجھے
 نورِ سروغ شعلہٴ زبان مجھے

۳۱

و کس خوشی سے الفت ابروینِ ناز
گو شہ جو بیٹھے کرے دے کہاں مجھے

بجز غن میں شوق بیکل صدف ہونین
امد نے دیے لب گوہر نشان مجھے

شوق حکیم سید علی ضامن خلف میر علی اوسط رشک

زندہ کیا مسیح نے باغ و شان مجھے
نزل ہامی فکر کی بالائی غرض ہے
س منہ پختیاں وہ کہوں میں کوستا
ناید ہو آج قتل میں کو یاد شہ
تی ہیں نقد نظم پر کھنے کے واسطے
نزل ہے دور قاف و الہین کو
ن سر و مھر یوں نو دکھا دی راہ
کہ بتاں ہے دیر میں کعبہ میں با حق
ہ جنس سخت ہوں پسوں پر نہ بین
ہیدگی سے جانیں سکتاں سو کو
ہوں تو ذات خالق کوں مکان

گویا دکھا دیے لب معجز بیان مجھے
سے جاوہر فلک خط کھنشان مجھے
آتا نہیں ہے شکوہ جو رہاں مجھے
کل شب سی آر ہی ہیں جو چکلیاں مجھے
گنتے ہیں شاعر اب محاسب استہان مجھے
بہکار ہی ہے گردہ کاروان مجھے
سوز فراق لیکے چلا ہے کہاں مجھے
رہتا ہے یوں خیال مکین کاں مجھے
گو مبین آسمان کی نو چکیاں مجھے
بلبل نہ سمجھے غار و خستہ شیان مجھے
نور سر و غ شعلہ بن بان مجھے

اس درو لاغری کیا نازان مجھے
اس آیت ہی جبر ہے باران مجھے
مکنت میں صدف گل کوں کجیاں مجھے
چاہے ایک فارسیں چار زبان مجھے
نہ شہید کا کھنسا و صفہ زبان مجھے
اسی فزون را تو درخت از زبان مجھے

ش

پہلے پہل پہل کی کیفیت اجل
الفت ازل کوئی کیا فووان بیکل
پہلے پہل پہل کی کیفیت اجل
الفت ازل کوئی کیا فووان بیکل
پہلے پہل پہل کی کیفیت اجل
الفت ازل کوئی کیا فووان بیکل

اکدن نہ فرسہ از کیا مہربان
 لیتا ہر تیغ ترک کا آج امتحان مجھے
 گو تو خمیدہ ہوں یہ مجھنا کمان مجھے
 پینا سیسے ہیں لوگ عیبت بیگان مجھے
 اب تک ملا نہ کوچہ وصل بتان مجھے
 مدت ہوئی ہے چوڑی ہو کر آستان مجھے
 اسی رنگ حور و نہ عیبت گالیاں مجھے
 اکدن نہ فرسہ از کیا مہربان مجھے

شمشاد
 اے دیدار نے نہ بتایا مکان مجھے
 موی کمر کار نہیں مانا نشان مجھے
 بوسہ تو ایک پیچھے اسی مہربان مجھے
 بے دیدار نے نہ بتایا مکان مجھے

اسی رنگ گل وہ یاد ہو طربان مجھے
 باتو سے تیری ہو گیا ثابت رہان مجھے
 لاکھوں سوال وصل پہ دین گالیاں مجھے
 اکھیں لڑائیں اہ میں دیکھا جہان مجھے

شمشاد
 اے دیدار نے نہ بتایا مکان مجھے
 موی کمر کار نہیں مانا نشان مجھے
 بوسہ تو ایک پیچھے اسی مہربان مجھے
 بے دیدار نے نہ بتایا مکان مجھے

ش

پیشانی کی تپان
سینہ کی تپان
پیشانی کی تپان
سینہ کی تپان

شباب

پیشانی کی تپان
سینہ کی تپان
پیشانی کی تپان
سینہ کی تپان

پیشانی کی تپان
سینہ کی تپان
پیشانی کی تپان
سینہ کی تپان

کیونکہ نہ بولے یاد گل گلستان مجھے
چکدین میں مہر و ماہ بین یہ چال و لیکر
سر پہ شال کوہ گران جسم زار پر
کھلا ہونین ہونین یہ ہوتا نہیں
الف قلم ہو حرف شکایت زبان پر
ہستی مٹی تو پردہ میں یک رنگ ہو گیا
دیوان سویرے کے گھر مضمون غنیمت
گل سولہی جو نگہ شکوہ نیا کھلا
وینا ہے ایک روز گس کو سی یار کو
ہوتے جہان میں جو ہر تر شہ عیان
جب سو کیا ہو کوچہ و لہار میں مقام
جنش سے پامی مور کے صدر میں گنج
منزل سے فاصلہ ہے ہزاروں ہو کو گرا
یہ چون گانخت ل جوہن باشیہ ننگ
کچ عقل ہی خدا نے بت سادہ لوح

دلت ہوں ہر چور چور ہوں تپان
پہر تاسے ہر زمین پہ لپو آہ اس مجھے
خوش ہو خاک تلخ کی آہ آسمان
یہاں یگانگی کی گولا کھان
مضمون نہ ایسا خط میں لکھو مہربان
گو عشق نے کر کے کیا نشان
خان نے دی ہو تیرے تیغ
کہتا ہوں غار دیکھے اب باغیاں
کیوں امی ہا غریزہ ہوں تپان
کرتا اگر نشانہ وہ ابرو کمان
پرداسے حور ہے نہ خیال
ایسا کیا ہے ہجر نے اب تپان
دیگا سناں کب جس کا راجہ
قرب مکان یار ملی ہے وہاں
دیتا ہو سو غیر کو اور گایاں

پیشانی کی تپان
سینہ کی تپان
پیشانی کی تپان
سینہ کی تپان

ش

پیشانی کی تپان
سینہ کی تپان
پیشانی کی تپان
سینہ کی تپان

منہ زار شہباز منہ زار شہباز منہ زار شہباز منہ زار شہباز منہ زار شہباز
منہ زار شہباز منہ زار شہباز منہ زار شہباز منہ زار شہباز منہ زار شہباز
منہ زار شہباز منہ زار شہباز منہ زار شہباز منہ زار شہباز منہ زار شہباز

لہتا جو دل کیسے مقرر کیا ہے یاد	میں جو آج اتنی ہن کیوں ہجلیاں
خاہر ہے بات بات میں اور کئی کئی	بل ابرو وین پر گئی دیکھا جہان
بولا قیس نا تو لیلی کو روکے	اک بات تجھے کہنی ہر اسی ساراں
شاہد پس فنا سگ جانان کر ہو تو	اس واسطے عزیز زین یہ استخوان

خالی ہے ذوق و شوق سوک لکھنؤ مہر
ملجائی گا کہی تو کوئی مقرر وہ ان مجھے

عصمت مرزا احمد علی مصطفیٰ صاحب شاکر حکیم محمد علی خان صاحب	یہاں سے گھر سے دیکھتے باجی کہن
یہاں یہ اوج سوچ تھا حاصل کمان	میں بول کے خواب کر گئی زبان
نور اسیان شباب میں پورے کہ چھوڑ	اوس مہر نے زمین سے کیا آسمان
پیر و تمام سوچ گیا ام گئی نلی	ملجائی مرد و راجو کوئی زجر ان
نقار خان کو میں نکرون کی کہی لیلی	بے درد مردوں نے کیا فیضان
اوشا ہوا تجور شخضم کے مکان	وہے گانہ جنتک وہ ہوا امتحان
مٹی لکڑیاں ترابن کی طرح سے	وکیوں بڑا بہاؤ مقرر کمان
عابدن اکیلی باغ میں سے طرح کیا	میں نہ کر زمین کا نہ اسی آسمان
	کھٹکا جو چپ کر دیکھتے باغمان

منہ زار شہباز منہ زار شہباز منہ زار شہباز منہ زار شہباز منہ زار شہباز
منہ زار شہباز منہ زار شہباز منہ زار شہباز منہ زار شہباز منہ زار شہباز
منہ زار شہباز منہ زار شہباز منہ زار شہباز منہ زار شہباز منہ زار شہباز
منہ زار شہباز منہ زار شہباز منہ زار شہباز منہ زار شہباز منہ زار شہباز
منہ زار شہباز منہ زار شہباز منہ زار شہباز منہ زار شہباز منہ زار شہباز

منہ زار شہباز منہ زار شہباز منہ زار شہباز منہ زار شہباز منہ زار شہباز
منہ زار شہباز منہ زار شہباز منہ زار شہباز منہ زار شہباز منہ زار شہباز
منہ زار شہباز منہ زار شہباز منہ زار شہباز منہ زار شہباز منہ زار شہباز
منہ زار شہباز منہ زار شہباز منہ زار شہباز منہ زار شہباز منہ زار شہباز

کل ہی تنو چرخ میں لکنا کہ تھا
 رلف در دربار کو دیکھو نکلا آج میں
 کیا جانی باغبان نی او جا کر کہ رہا
 اچھی طرح مٹا جو مٹانے کا نام ہو
 برسوں ویلا نی وہ رنج دے دیا
 بی چین اس بغیر ہو لا لکھا وہ ٹوکھا
 افسوس کیا مصیبت نیا گل پری
 پامال کر رہا ہے جو مجھ خاکسار کو
 تنکا بنا دیا غم جانک و ہجر نے
 ہر دم زبان پہ اس گل کا کھڑ کر ہے
 نیزار ہو کجالی میں نیکی بات سے
 پیر میں بھی ہی ہیں جو انکے کو کوٹے
 تکلیف فقر و عیش غنا خوب یاد
 کیا نصیب کن مریع اس ہی پا
 البتہ جاتا ہی شب بھر یار میں

کیا اس بساط پر وہ لری سہجان مجھے
 کل شب کو خواب میں نظر آیا ہوں مجھے
 بلبل وہ ہوں نہیں خبر آشیان مجھے
 اضعفت چشم و ہم کسی نہ مان مجھے
 جسدن درسا و یکیا لیا شان مجھے
 دل کا پتا جہان میں ملی گا جہان مجھے
 دور جہان ہی حلقہ طوق ان مجھے
 سمجھا ہے یاد گرد و رو کار و ان مجھے
 آہوں کی ملی اورین کین بیان مجھے
 کیا خوب یاد ہے حق بستان مجھے
 رحمت لمبی ملی نہ خدایا بیان مجھے
 دکھلاتی ہی بہلکا عالم خزان مجھے
 دنیا دکھا چکی ہی بہان خزان مجھے
 دنیا میں لگیا یہ بقدر جہان مجھے
 تھی مطلقانہ کچھ خبر حرم جان مجھے

[illegible][illegible]

کما این پیران و افسوس بیست و نه سال
بسیار تر از این نیست که در این
هوای بیابانی در دل غمناک
چو غمناکی بی گین و گداز
بصورتی بیرون و درون
بی حس و حال و بی حس
فوقی و درون و بیرون

[illegible]

کائنات کی ہر شے اپنے مقصد کے لئے پیدا کی گئی ہے۔
 انسان کی زندگی بھی ایک سفر ہے جس کا مقصد اللہ کی رضا ہے۔
 ہر انسان کو اپنی زندگی میں اللہ کی راہ میں قربانی کرنی چاہیے۔
 اللہ تعالیٰ ہر انسان کو اپنی رحمت سے ہمیشہ ہمراہ رکھے۔
 آمین

مگر ہمیں بائیں سر استخوان سے
 دکھائی غصہ میں نہ روکان مجھے
 آئی قسرت و نزع کی جو بچا بیاں مجھے
 تار کفن نے قبر میں کھانہ ان مجھے
 کچھ نفس مجھے ہے صفت آشیان مجھے
 اسی عشق تو او بہار کی لایا کھان مجھے
 گلشن میں بھی نظر آیا دہوان مجھے
 ناک لگا رہا ہے ستم کی گمان مجھے
 اللہ تعالیٰ ہر دہم آسمان مجھے
 غمخیز کے ہر صدا جو خدا دی زبان مجھے
 منزل پہل ہے جا بگیا یہ کاروان مجھے
 پیسہ نہ آیا کی طرح آسمان مجھے
 دکھار ہی آتش گل بھے دہوان مجھے

اب سچ روی سے نہ کہلا یا سحر قدر
 ہر کچھ کو کیا میں آپ نہ ابر و چربائی
 شاید عدم میں یاد کیا دوستوں آج
 لاخ جو تہا ملانہ نیکر بن کو میں زار
 لاکر سب انگہ مانی ہے ہر روز بوی گل
 دیا کھڑا ہے رلف میں ہنستا ہر گلا
 آج جو ہے گلشن قد و گیسو کی یاد میں
 جرح خمیہ نے بھی تشنہ بنا لیا
 کتنا تو فخر کر کے یہ ہر روز بام یار
 بہر لطف خدا کیستے کچھ گفتگو کا ہو گا
 محشر میں جمع ہو گویا جواب مر گئے
 دانا ہوں میں نہیں چہ شہو ڈر بھی ہے
 زلف سیہ نصین رخ رنگین یار پر ہوا

ہر انسان کو اپنی زندگی میں اللہ کی راہ میں قربانی کرنی چاہیے۔
 اللہ تعالیٰ ہر انسان کو اپنی رحمت سے ہمیشہ ہمراہ رکھے۔
 آمین

کہنے پہلور جہد و صما کے ہو دعا	دیدار آجکا ہوا امام زمان مجھے
--------------------------------	-------------------------------

اللہ تعالیٰ ہر انسان کو اپنی رحمت سے ہمیشہ ہمراہ رکھے۔
 آمین

[illegible]

میں نے اس کو دیکھا ہے کہ وہ اپنے

مجلس علمیه

مکتبہ اسلامیہ کراچی

پاکستان

میں نے اپنے غلامی سے

卷之四

و لمین بہر ہے مثل غبار کی دود آہ
رسی گلی میں بازندہ کاشکون مثل دلو
شاید خزانِ حین سے گئی رگئی بہار
کیف شراب سے تری ابرو کا بل گشا
ویدارِ دختِ رز کو کوئی حیلہ جامی
کب بوسہ و قن سے لب خشک تر ہو
قطری پسینی کی تری چین چین ہیں
سمجھا فلک کو کوچہ قاتل کی زمین
کب ہوں حریص دانہ خالِ مرغِ حبیب
مانگو نکا بوسہ لاکھ سناؤں گالیوں
لذریں بینِ مدین کہ اس قیفسِ نوین
ہوں مولِ تجھ کو بک کی اویسی مفتی
باعِ جمانین رہ کی شگفتہ خالِ دل

اوڑجائیکافاک یہ پھریسکیرہاں مجھے
 آئی نظر جواسکی ذوق کا کنواں مجھے
 آتا ہی باغ باغ نظر باغبان مجھے
 کمر و راگ پر نظر آئی کمان مجھے
 کرنی پڑی ہی سیرت پیران مجھے
 پیاسا وہ ہون ملا تھی اندھا کنواں مجھے
 تاری و کساری ہی خط اکشاں مجھے
 دریای خون ہوئی شفق آسمان مجھے
 چکی مین پستیا ہی عبث آسمان مجھے
 او کو کوہ ہن خدائی دیباہی زبان مجھے
 کس باغین تہا با و نہیں آشیان مجھے
 یوسف گراں ہی یار نہیں لوگراں مجھے
 لہج قفس سی تنگ ملا آشیان مجھے

کیا شعر کسی خون جگر کہا کی ای قدر
ملتا نہیں جہاں میں کوئی قدر ان تجھے

اسرار و شوق قتل فی خیال کی پیروی
 بالائی دوش سہی پی ہمار گران
 ای قطب سنا و فصلی شب دم نخل
 نقیض مرگ کی پیروی ملک اوزان
 کوکب نوازیہ فرما عسکری صلاحت
 سیرہ شاگرد فرزا والا جاہ عاشق
 ہی حال پیرواری تل بر بنیان
 سیار اور بادین و استمان
 مینا نمن میرا پیش از تو از
 فیاضی پیروی لشکر دہان

علی عیسیٰ اوج سی دیو لار کینین
شکر کین لار کین دیو لار کینین
عسائی نین نیک کین اوج یه ک
یوسف لاری نین مع کاروان یه
انگور نین لاشک اوزی اوج یه
نیکور لاری نین اوج یه
قاسی نین اوج یه
سین

[illegible]

شعلہ رخساری وصف جو لکھتا ہوں کھلم
 مجنون کی صبح و شام ہی قصہ ہی دعا
 کرتا ہوں وصف تیری فصاحت کے جو قلم
 کعبہ سود و سحر و عداوت نہ دیر سے
 ایکے دہن کے عشق میں شیریں کلام ہوں
 کرتے ہیں غیر رحم میری حال زار پر
 موسیٰ میان یار کے مضمون پڑھیں
 قاتل نے اپنی کشتوں میں مجھ کو گناہیں
 مشکل ہوا ہوا آنکھ اڑانا یہ ضعف
 کس جذبہ لیسو منزلِ حشر میں آیا
 رو دُنو یوں بٹو کہ ہوا خاتمہ بہ خیر
 دنیا کے قید خانہ میں میں وہ اسیر ہوں
 قاتل کے ہاتھ تک گئی کہ دن کسکی
 بین چوڑ بان سری ہجو، مشکریو کو عرض
 دکلاویہ لطیف تاج مہدی

شاعر گمان کہ تو میں آتشِ زبان سے
لیلیٰ کی لون مہار بنا ساربان مجھے
سبحان جانتے ہیں فصیح زبان مجھے
میر می جگمگدہی ہے ملامتِ جہان مجھے
گویا بنا گئے لبِ کام و زبان مجھے
پیم خبر یہ دیتی رہیں سچکیان مجھے
یہ پوچھو گکار کوئی ملاغیبان مجھے
چوڑا اجل نے دیکھ کے کیا تالون مجھے
زوریدہ کس نظر نے کیا نیم جان مجھے
نالہ چلا ہو لیکر سوئی کاروان مجھے
اڑھو میان سواتی بہن اچکیان مجھے
تعظیم اڑٹھ کر دیتی رہیں بربان مجھے
تقدیر نے جواب دیا تو کمان مجھے
پنہا دے کس زلف کی اب بربان مجھے
اکبر یا مزار شاہِ نرجان مجھے

[illegible]

اری میں اس کی تکالیف و باریکیاں
 بنیادی علم و حکیم معانی کی دکان
 اس وقت تک کہ اس کو ہستی میں پہنچان
 کنہی و غیبی اور جان و جسم
 کنہی و غیبی اور جان و جسم
 کنہی و غیبی اور جان و جسم

[illegible]

نفس منجی است از کرب و بلا
نفس منجی است از کرب و بلا

نفس منجی است از کرب و بلا
نفس منجی است از کرب و بلا

نفس منجی است از کرب و بلا
نفس منجی است از کرب و بلا

پیری سی من خیمه جوانی سی تم هست
دریا ای شک من بی و انکشتی لور
آینگی جب نظر زرد داغ جنون مری
قاتل خدا کیو سطره قصه تسام کر
زردی بخ کو یکلی من خنده زرق
بدلی شب فراق سی و زوصال یا
سمجایین گهر کو پر غلظت شب قی
بزم کامیون اجل کو کرون من اسیرم
جمل هوای غنچه جفی من جمل
کوئی نہیں کسی کا بری وقت میں شکر
پچل خنوق مانج جان انقلاب ہو
گلمای نیم تن جو کلمی دل فی آہ کی
فریاد واه و ناله و بیخ و غنم و ملال
افتادہ وہ ہوں کن یہ قیمت مری او
آبادہ مرگ پر ہوں مگر ہی ہی نیجا

مکو خدائی تیر دیات کمان مجھے
ای ما خدا نہیں ہو س بادبان مجھے
ماند گنج خاک کروی گی نھان مجھے
جاتا کمان ہی چوڑے تو نیم جان مجھے
نشا فراق نے اثر غفلت ان مجھے
یہ انقلاب جلد دکھا آسمان مجھے
آیا نظر جو آہ کا ہر سودھوان مجھے
کرتا ہی قتل ہجر میں عشق تباں مجھے
پیری من کیا ملا ہی یخت جوان مجھے
فرقت میں چوڑی تی تباں تو ان مجھے
ہی یہ زمین پسند نہ یہ آسمان مجھے
دکھائی اس سبارنی باد خزان مجھے
دو چار مائے اتی ہن یہ مہربان مجھے
لیجاے بچنے کو اگر کاروان مجھے
آئے نظر نہ زہر زہر کی سماں مجھے

نفس منجی است از کرب و بلا
نفس منجی است از کرب و بلا

نفس منجی است از کرب و بلا
نفس منجی است از کرب و بلا

کلمہ کی خضاب لگا کر سب دال
پوری بن ثوق لائی دایہ کی ہون
وہ نخل ہون کہ حسین فرعون پر
بجھتا ہوں لگا لگی بہت باغ کی
میں دینا سو سفل لگ گئے تونو
منا حسینو نکا کوئی کا روٹنا
دل چاہتا ہی ہوسم گل میں شرب و
کرستہ دین ان جمعیت پر مغل

مشتري الموالات ساکن کاشانی شاگردہ انعامی

[illegible]

ہی سبیل شرفی
مکاشفہ فراق میں ہر درد
وہ سبب ہی علامت کوئی شخص فراق
وزیری اگر کوئی فراق کی فصل میں
شخص فراق میں اگر کوئی فصل میں
تباہی جس میں جاکر کسی کو
کہ جان میں ہوں کہ کیا جان
حاصل ہوئے ہیں یا جان
کرنے کی خفیہ نوا جان
جس نے تیرے کو فراق میں
سبب ہر کہیں فراق میں

باغ جهان من چاہ زندان یار سا و یکرست ع دل چاہے سول بچھے تو دہ ہزار گواہین چھے تیراہ سنا	آتا ہند نظر کوئی شیریں کنواں مجھے سو دے لطف انہیں ہی گراں مجھے اے آسمان چکا کی کیا کیوں ان مجھے
---	---

محمود جا کی ملک عدم کی جو سیر کی آئین نظر وہاں جی ہی سبتیاں مجھے	
---	--

۶۵ ششم مرز مشرق حسین لکھنوی سے

عشق خدا ہی باعث عشق تیاں مجھے کرتا نہیں پسند کوئی میراں مجھے دم بھر کہی کر گیا نہ پشیمان مجھے سنا ہوں جب میں پتہ تو ان کی جگہ منہ سے دہون نکلتا ہے ہر لہو کہ رہتا تھا میں ہم میں یہاں سے غرض تھی ساقی فراق یار میں آگے مری نہ لا خوہو گئی ہے غلام وٹھان کی اس قدر دیر و حرم میں شیخ و برہنہ جیسا	آتا ہوں کی سلم ہی مدائی اذان مجھے تقدیر نے بنایا ہے وہ میمان مجھے پیسے گا آسیا کی طرح آسمان مجھے آتا ہے یاد ایک صنم کا بیان مجھے پہونکے کہیں آتش سوز نہاں مجھے تقدیر لا ہی ہا کی انہی کہاں مجھے بدتر ہے نہر سی یہ سے انخوان مجھے معشوق دل ہی بتا ہی یارستان مجھے سجود کو جا ہی تھی آستان مجھے
--	---

Handwritten marginal notes in Urdu script are present on all sides of the page, including the top, bottom, and left margins, providing commentary or additional verses related to the main text.

وہاں بزم یار میں مرا شاید ہو کا ذکر
پچھلے پھر سی تپیر کے کو وہ کھا کھی
منگھو رہے اسے کہ چلین تیر آہ کے
غیروں کے سامنے تو مری بات رہی
زلف منعم کا عشق ہوا اور یہی سوا
سہے دل جلور قیوب کا کوچر میں تیرے غل
اسی بستر میں ساعد و بازو کے عشق نے
سودا ہوا اسکے حلقہ اگیسو کہ عشق میں
غافل نہیں ہوں حسن خدا وادو کہ بھی
کتنی ہے عند لیب یہ فصل بہار میں
رہتے ہو شکو گھر میں قیوب کا کوئی
فرقت کی چاندنی میں کہا دل ہو چاک
ابکی بہار میں جو یہ واعظ کا بھی کلام

آتی ہیں دیر سو جو میان چکمان مجھے
وہ کیو سنائی دے وہ صدای اذان مجھے
خم کر کے آسمان سننے بنایا کمان مجھے
برسہ ویا لبون کا جو امی جا بجا مجھے
آیا نظر خواہ کا اپنی دہوان مجھے
دو رخ سے ہو گیا وہ یہ باغ جان مجھے
مجھ کی کھیر ح خاک پر رکھا طمان مجھے
عدا و جلد ٹاس کے پندہ بیریاں مجھے
رہتا ہوں خواب میں بھی خیال تیرا مجھے
گلشن میں پایا خدا نہ دکھانا خزان مجھے
اکدن نہ فرسوا زکی مہربان مجھے
جلو سونے ماہ کو ہے بنایا کتان مجھے
کہ لین مرید حضرت پیر معان مجھے

نصرت مرے فرار یہ اگر چڑھا کر بھول
اوس گل نے بعد مرگ کیا شادمان مجھے

ہاں بزم یار میں مرا شاید ہو کا ذکر
پچھلے پھر سی تپیر کے کو وہ کھا کھی
منگھو رہے اسے کہ چلین تیر آہ کے
غیروں کے سامنے تو مری بات رہی
زلف منعم کا عشق ہوا اور یہی سوا
سہے دل جلور قیوب کا کوچر میں تیرے غل
اسی بستر میں ساعد و بازو کے عشق نے
سودا ہوا اسکے حلقہ اگیسو کہ عشق میں
غافل نہیں ہوں حسن خدا وادو کہ بھی
کتنی ہے عند لیب یہ فصل بہار میں
رہتے ہو شکو گھر میں قیوب کا کوئی
فرقت کی چاندنی میں کہا دل ہو چاک
ابکی بہار میں جو یہ واعظ کا بھی کلام
آتی ہیں دیر سو جو میان چکمان مجھے
وہ کیو سنائی دے وہ صدای اذان مجھے
خم کر کے آسمان سننے بنایا کمان مجھے
برسہ ویا لبون کا جو امی جا بجا مجھے
آیا نظر خواہ کا اپنی دہوان مجھے
دو رخ سے ہو گیا وہ یہ باغ جان مجھے
مجھ کی کھیر ح خاک پر رکھا طمان مجھے
عدا و جلد ٹاس کے پندہ بیریاں مجھے
رہتا ہوں خواب میں بھی خیال تیرا مجھے
گلشن میں پایا خدا نہ دکھانا خزان مجھے
اکدن نہ فرسوا زکی مہربان مجھے
جلو سونے ماہ کو ہے بنایا کتان مجھے
کہ لین مرید حضرت پیر معان مجھے
نصرت مرے فرار یہ اگر چڑھا کر بھول
اوس گل نے بعد مرگ کیا شادمان مجھے
ہاں بزم یار میں مرا شاید ہو کا ذکر
پچھلے پھر سی تپیر کے کو وہ کھا کھی
منگھو رہے اسے کہ چلین تیر آہ کے
غیروں کے سامنے تو مری بات رہی
زلف منعم کا عشق ہوا اور یہی سوا
سہے دل جلور قیوب کا کوچر میں تیرے غل
اسی بستر میں ساعد و بازو کے عشق نے
سودا ہوا اسکے حلقہ اگیسو کہ عشق میں
غافل نہیں ہوں حسن خدا وادو کہ بھی
کتنی ہے عند لیب یہ فصل بہار میں
رہتے ہو شکو گھر میں قیوب کا کوئی
فرقت کی چاندنی میں کہا دل ہو چاک
ابکی بہار میں جو یہ واعظ کا بھی کلام

بہارِ باغ کا ہر رنگ گریہ
بوسے ہوئے جو خال لب یا لکھی یہ
قیدِ قفس ہے اپنی مائی محال ہے
بیجا نہیں جو آہڑ سا پر ہے مجھ کو ناز
میرا بھی دل شکستہ جب تک کہ بچوں
پے کچھیں گے قامتِ موزوں کی یاد
شکر خدا کہ اوشی یہ پیدا ہوا ہر ربط
فضلِ ہمار میں بھی گریاں نہ بیٹ
چو مونگا میں ضرور تیرا سنگستان
کیونکہ سو نہیں حضرت ناصح کے بند
ای ضعف دیکھ ہال کے تن کو گدا
یان فطرتِ سہ نہیں اوٹھتی ہوں

کرنی پڑی گی بعیت یہ سرخاں مجھے
اہل کمال کتے ہیں اب مکہ دان مجھے
کیساں ہیں اس سبب ہی بہارِ فخران مجھے
گو یا ہر بامِ عرش کی یہ زردبان مجھے
مان نہ سیرِ باغ کا ہو باغبان مجھے
گوشہ نشین کر گیا وہ ابرو بکبان مجھے
اب اپنی جسم کے وہ سمجھتے ہیں جان مجھے
زور جنوں کو خوب کیا تاوان مجھے
کینچے گا دار پر بھی اگر داران مجھے
اب تو نہیں ہے طاقت ضبطِ افغان مجھے
درکار میں ہے سگ یا ستخوان مجھے
حداد تو نہ پتا ہے کیوں طیران مجھے

بہارِ باغ کا ہر رنگ گریہ
بوسے ہوئے جو خال لب یا لکھی یہ
قیدِ قفس ہے اپنی مائی محال ہے
بیجا نہیں جو آہڑ سا پر ہے مجھ کو ناز
میرا بھی دل شکستہ جب تک کہ بچوں
پے کچھیں گے قامتِ موزوں کی یاد
شکر خدا کہ اوشی یہ پیدا ہوا ہر ربط
فضلِ ہمار میں بھی گریاں نہ بیٹ
چو مونگا میں ضرور تیرا سنگستان
کیونکہ سو نہیں حضرت ناصح کے بند
ای ضعف دیکھ ہال کے تن کو گدا
یان فطرتِ سہ نہیں اوٹھتی ہوں

بہارِ باغ کا ہر رنگ گریہ
بوسے ہوئے جو خال لب یا لکھی یہ
قیدِ قفس ہے اپنی مائی محال ہے
بیجا نہیں جو آہڑ سا پر ہے مجھ کو ناز
میرا بھی دل شکستہ جب تک کہ بچوں
پے کچھیں گے قامتِ موزوں کی یاد
شکر خدا کہ اوشی یہ پیدا ہوا ہر ربط
فضلِ ہمار میں بھی گریاں نہ بیٹ
چو مونگا میں ضرور تیرا سنگستان
کیونکہ سو نہیں حضرت ناصح کے بند
ای ضعف دیکھ ہال کے تن کو گدا
یان فطرتِ سہ نہیں اوٹھتی ہوں

وہی غزل کو نگاہ بدل کر روایف اور
منظور اپنی طبع کا سو امتحان مجھے
ہو جس شے تک ام صدا صاحب ان ملازم طبع شاگرد
میں صدا صاحب ان ملازم طبع شاگرد

بہارِ باغ کا ہر رنگ گریہ
بوسے ہوئے جو خال لب یا لکھی یہ
قیدِ قفس ہے اپنی مائی محال ہے
بیجا نہیں جو آہڑ سا پر ہے مجھ کو ناز
میرا بھی دل شکستہ جب تک کہ بچوں
پے کچھیں گے قامتِ موزوں کی یاد
شکر خدا کہ اوشی یہ پیدا ہوا ہر ربط
فضلِ ہمار میں بھی گریاں نہ بیٹ
چو مونگا میں ضرور تیرا سنگستان
کیونکہ سو نہیں حضرت ناصح کے بند
ای ضعف دیکھ ہال کے تن کو گدا
یان فطرتِ سہ نہیں اوٹھتی ہوں

کیا پر لگا کے اور کئے یا ران نہ گمان
قدرت خدا کو انکو نکر اگر ہے جلوہ
سمجھے ہوئی بین اپنی کو وقت خدا
اچھا تو ہے جو پس کس سر سر کفری
پہونچا جو لاغری سے یہ اب حال جسم
لکھی ہو و لکھو نہ کہ میں شمع طور کی
بچکی گئی ہو موت کی کیون آج اچھل
ساقی بغیر پیرتے ہی حلق پر چھری
اسد ری تیرگی جو نہ تو اچھرا دیا
تیر فرہ ہو و لکھن تر از عجب نہیں
رکتی پھرین نہ خاکین تنشت تنخوا
ایسا نہ میں گرا تھا کہ پھر اوٹھ کر وڑتا
دل بھی ہوا نصیب تو لبہ نیاز و
حسن تباں شمع تجلی کی لو لگے
جس شب وصال میں کیوں نہ لکھ کر

ملتا نہیں کس قدر قدم کا نشان مجھے
 مشعل دکھا رہا ہے جالِ تباہ مجھے
 تاکو مرنے ہے وہ بت ابرو کا مجھے
 منظر بھی سخی نیتِ چشمِ تباہ مجھے
 کاتو مین تو لہو مین مرو استخوان مجھے
 جڑ کا ہوا ہر شاخ جس میں تباہ مجھے
 کرتا ہے کوئی یاد پیچے استخوان مجھے
 کرتی ہے فوجِ موج سوارِ غوان مجھے
 ملتا شبِ فراق نہ اپنا نشان مجھے
 نظر و نہیں تو لہا ہر وہ ابرو کا مجھے
 پوچھو اگر ہم سعادۂ شان مجھے
 کب تک پکارتا جس کراہان مجھے
 اکسین مین تو ہو جالِ تباہ مجھے
 پہونچا دیا ندائے کہاں سے کہاں مجھے
 نقارہ کوچ کا ہوا لہو اذان مجھے

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

در تک بی ابرو
 ای صدف خوار حسن باغبان
 سحر باغی خوار حسن باغبان
 صدف و ابرو بی ابرو
 را از چوین صدف بی ابرو
 پوینچا بدین حسن بی ابرو
 اک دالار و کیوان نکینچا
 بی ابرو بی ابرو بی ابرو

نو دهون اسیر سلسله انگسوسه فتنه
 سوداگر کیه پنهان بودی کون شران
 دوشو اولی ابرها ساقی کجایی
 دهر تو کس آب در کار کاروان
 تری تاراج من دیر من صحران
 گوشتی کجای تاراجی که ان
 سر کار صنف دلاجر و بارین
 اوس لشکر کزین کجای
 کجای کجای کجای کجای
 کجای کجای کجای کجای

مشاعر کائنات

۲

الض

10

یوں عاشقوں کا مجمع ہر سہمیر کی سیاتہ
 الفت پری رخنوں کی ہی جان جگر کی سیاتہ
 سارا خزانہ لیلیٰ گیا سر پہ دہر کی سیاتہ
 دشمن کونانو ان تہ سمجھنا کبھی دلا
 رند و نلو و جد کیون ہو یہ حال دیکھ
 بحر فراق یار میں ہر ناتوان و زار
 فرقت میں دل کی واسطی کیا کیا الم
 رندوں سے اعظا تجھی کیون ہی دشمنی
 دیکھو تو باغبان مجھی کیڑی و کتا
 بیلان بوسہ لب شیریں ہی اسقدر
 مدت سی ہکو خانہ بدوشی کلبی مزا
 شبہای تار ندین میں شعل آگ
 رنج فراق فکر معیشت ہوائی صل
 عارض میں گل انار دین تان قن سبب

انجم کی فوج رہتی ہی جیسی قمر کی سیاہ
 سودا می زلف یار ہی عاشق کو کر گیا
 قارون کو انتہا کی محبت ہی زر کی سیاہ
 کھٹکا شکست کا ہی لگا ہی ظفر کی سیاہ
 صوفی ہی رقص کرتی ہیں مطرب سپر کی سیاہ
 مانند کا گروہ ہا ہون ہنوں کی سیاہ
 سواقتین لکین ہیں خدائی ہی گہری سیاہ
 دریا میں رہی سپر ہی کیا لکری سیاہ
 گلشن میں جاؤ گامین سچ سحر کی سیاہ
 حبس طرح چھینو کو ہی غبت شکر کی سیاہ
 گھڑی ہماری ساتھ تو ہم ہی گہری سیاہ
 ہی نور رخ کی صنوبری رشک قمر کی سیاہ
 کیا کیا لگا دی ہیں کبھی شکر کی سیاہ
 ہیں نخل قد یار میں گل ہی قمر کی سیاہ

[illegible]

ای جوئی زلف بهم می کشد
ببر باد تشنگی زلفت
دل تو خدای بی غم نشین ساز
بجای تو آن کی بوی
نفسا بدست ساز
که نو نوا و آواز
خوبیت من ساخته خرد من
مهری

عہدہ محکمہ اعلیٰ تعلیم فی کراچی

دیکھا تو ہاتھ خالی ہیں دو لونکی قبریں
دیتا جواب بلبلستان کو کس طرح
زیبا نہیں جو شکر کوں قدیار کو
عمیسا ئیوں کو عید ہو مہسن دکنج

روز جزا کا خوف ہو گا تو کوسطرح

وتمثل نماذج امتحان القسری کے ساتھ

اصغر منشی اصغر علی صاحب

سرمد فی ملکی یار کی ترچہ نظر کی سیاتہ
اک دن بھی دل میں یار کی کرتی نین
دیکھیں تو قید کر کی وہ صیاد بیوفا
مضمون دقیق وصف سراپا میں رقم
ہمراہ کچھ بھی کنج لحد میں نہ آئیگا
قلعی کہلیکی آئینہ مد و ماہ کی

یو پوچھو سی نقد و جنسین سہین جموٹ جاسیگی

اصغر بھانسی جاٹ کا کیا اہل ندر کی سزا

ای کاتر
فست عین نیکی
لالی بین نام از ای
بام بیست کی عاشق
دست نیاز منته قناری
گلبرگ تر بدین قطره
انستد یو کرمی کین
بیس فی قادگان کوب
کشتا کز اوطح کهای
کمرای سیر جوئی شیب
چم چشم بونی کمری
ای کاتر

اندری خطی که یک قالیچه
میری نشیب وصال اگر دوستان
اسد علم کنو یا چین و زنجیر
الفت نبود کی چو حسن بنوری
اس اشک کما روی تری میری
زانه عمل می تو به صبا

میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے
اپنے دل سے کہا کہ میں نے

چون که در این عالم بخت و قدر است
و هر که در این عالم بخت و قدر است
چون که در این عالم بخت و قدر است
و هر که در این عالم بخت و قدر است

اوس مه کی سائمه پنهان با جاسطرح
غارت همون بالی بیکه یالی اس کفری
کوچی کا گرتا تجمی دلدار کا سله
جان اپنی کمو کی کیون هزار دشتان رهون
صیدا و بکمو برسون بهومی ام میں کفر
مجهه ناتوان نی یار بودیکه با جویان بین
اسد ری ضعف یار کی آنکھوں کھین کیا
نوبت یہ پہونچی عشق میں او گلبدن ستر
تا لونکی کسکی ہی پس دیوار صیدا
پر میر چا ہی تمہیں ان لوگوں کی صف
رو نایہی ہی جی کو کہی نیست تاب کی
سج ہی کیا کمال رخ و زلف یارنی
بچھونچا کی قبر تک محبی اجاب پر پر
برگشتہ البسی ہو گئی تقدیر اندون
جل جل کی خاک مہوین قہر ہو حال

جسیر جک پر پرتا بی شکی قمر کی سائمه
خون اپنا گشتا جاتا می نم گجی سائمه
انا خدا کی واسطی قاصد خبر کی سائمه
پہو لا پہلا یہ نخل ہی ناصح قمر کی سائمه
آزاد کردی اب نظر فضل اشکی سائمه
اوڑ کر ہونچ گیا میں نیم سمر کی سائمه
اوڑتے تھی ہمز زمین سی تار نظر کی سائمه
خون ولسی اب ٹپکتا سخن چکر کی سائمه
میرا ہی دل شرتیا ہی اس نو گری سائمه
گہرا اپنا کیون ڈلو تی ہونو دنی گری سائمه
وہم ہر میں جھوٹ جاتی ہیں عیبر کی سائمه
او جھمی درات سی برضیا می قمر کی سائمه
پلٹا نہیں کوئی ہی عدم کی سائمه
سب پر گئی پھر یہی صنم کی نظر کی سائمه
میو جانی اپنا واصل جواوس سیر کی سائمه

جانی یاد واصل کا شبنم کا کام
دل ناکہ کشی ناکہ کشی شبنم کا کام
بر دل پڑو توئی ناکہ کشی شبنم کا کام
مستارینش ناکہ کشی شبنم کا کام
جنت میں عاشقوں کا شبنم کا کام
نقشہ مارا و سکا شبنم کا کام
سیام تاد سدر کا شبنم کا کام
پایا نہیں یہ نام زمین کی سفری کا کام

لانی نہیں سک
لانی نہیں سک
لانی نہیں سک
لانی نہیں سک

صاوق اپنی عارضی خدگی جناب میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۱۵۰

19

دل کو مری ای عشق شدہ سحر و برکی سنا
 چلتی ہی سرد سڑو ابر تر کی سیاہ تہ
 جوش جنون میں چنچ اوٹھا جانور کی سیاہ
 لیا جانی چمکی رات میں کیا یاد کر کی سیاہ
 عشق بتان میں چاٹتی سواہر کی سیاہ
 مضمون غیر سوس میاں بانہ بنائیں
 بت بنگئی وہ ایسی کہ کچھ بولتی نہیں
 جان تن و حواس میں کیا تصرف پیر
 مخروفتات بعض کو بعض کو فحش و ہش
 بی آب و انداز ہو امرغ نامہ ہر
 ہنگام بار چمکتی ہی پرشناج پر شمر
 امی اشک چشم خون جگر کار چل
 روی جل کو دیکھتی ہی جان روح

ہمسنگ کس طرح عین حق بعد از کرمی
آؤ شراب سب پیدیں پیٹ بہر کی سا
دل ناکہ کش ہی نالہ مرغ سحر کی ساتھ
دل ناکہ کش ہی نالہ مرغ سحر کی ساتھ
اور درد دل کی ساتھ ہو سوشن کی
نازک ہوا خیال ہی میرا کرم کی ساتھ
اسد ری یہ دماغ شبہ کا بشر کی ساتھ
چھوٹی بین کیسی بعد فاعھر ہر کی ساتھ
کیا کیا تشخصات لابی بین بشر کی ساتھ
بیرحمی او سنی کیسی یہ کی مشقت پر کی ساتھ
لازم ہی انگسار بشر کو نہر کی ساتھ
لازم ہوا فقت ہی بہت ہمسفر کی ساتھ
ملکب عدم روانہ ہو ہی کیا ہی کی ساتھ

۹۱

صداق بینی غایب کی جانب میں	مشمسہ ربون میں حضرت خیر البشر کی
۱	صداق

دل کو مری ہی عشق شہ مجرور کی تہ
چلتی ہی سرد سڑو ابتر کی سیاتہ
بوش جنون میں چیخ اوٹھا جانور کی سیاتہ
میا جانی پچھلی رات میں کیا یاد کر کی سیاتہ
عشق بتان میں چاندی منو اس پر کی سیاتہ
مضمون غیر ہوس میاں باندہ بنان
بت بنگنی وہ ایسی کہ چہرہ بولتی نہیں
جان تن و حواس میں کیا تصرف طرا
مخزوفات بعض کو بعض کو فخر و آ
بی آب دانہ دج ہوا مرغ نامہ ہر
ہنگام بار جھکتی ہی بر شاخ پر شمر
امی اشک چشم خون جگر کار چیل
روی اجل کو دیکھتی ہی جان و حواس

ہم سنگ کس طرح میں ہوں بھلا گھر کی سیاتہ
آؤ شراب سب میں پیٹ بہر کی سیاتہ
دل ناک کش ہی ناک مرغ سحر کی سیاتہ
دل ناک کش ہی ناک مرغ سحر کی سیاتہ
اور در دل کی سیاتہ ہوسو سن کی سیاتہ
نازک ہوا خیال ہی ہیل گھر کی سیاتہ
اسد ری یہ دماغ شہ کا بشر کی سیاتہ
چوٹی میں کیسی بعد فنا ہر کی سیاتہ
کیا کیا شخصات لی میں بشر کی سیاتہ
پیر حمی او سنی کیسی یہ کی شست پر کی سیاتہ
لازم ہی انگسار بشر کو ہر کی سیاتہ
لازم موافقت ہی بہت ہمسفر کی سیاتہ
ملک عدم روانہ ہو کیسی ہی کی سیاتہ

کلی حال ایست تی که می خوری جانم
دل ناله کشی از غم که می خوری جانم
بوی گلستان می خوری جانم
بوی گلستان می خوری جانم

صد مده هوا چو کوکب شوق القمر کی ستاره
دنیا مین بی بشتر کا مقدر بشتر کی ستاره
پهولی پہلی کا سر و چمن شمع کی ستاره
نوبت جو نوبتی نی بجائی کجور کی ستاره
گذری ہری عمر ل پنجر کی ستاره
ایک اور سانپ پالنی زلف کی ستاره
صیاد کا سلوک ہی میشت پر کی ستاره
اک قافلہ ہی غم کامری ہمسفر کی ستاره
میوہ فروش سمجتی ہیں دل تری کی ستاره
اک محل شب چراغ ملی گاگر کی ستاره
کیونکہ ایک نہ می و سیمبر کی ستاره

دور سب سنی کریتہ پیریل نے کیا
گر جو رسی نہیں تو پیری سی ملائیگا
نادان نیکی پوچھتی ہیں ہ ہمار میں
صبح شب صال قیامت کی صبح تھی
دشمن کو اپنی دوست سمجھتی رہی ام
کاٹامی اسنی ہکو وہ کا ٹی قیب کو
بازو بند ہی میں بلبل د لگیر زار ہے
روتاہی زار زار دل زار راہ میں
ممشوق کوئی مفت بھی لیتا نہیں
ویکھا ہر خواب میں لب دندان یار کو
بخت سیکہ آج سینچو او تر گیا

فاخر تخلص منشی محمد فخر حسین برادر خرد و شاکر منشی محمد انور حسین تسلیم

سودا ہی سر نوشت میں کا کل کا سر کی ستاره
تور اہی آج پہول ہی مہنی شکر کی ستاره
آئین کہی تو لخت جگر اشاک تر کی ستاره

وانغ فراق لالہ رخاں ہی جگر کی ستاره
چھاتی پکڑ کی یار کی بوسہ بھی لی لیا
مالا مین موتیوں کی بوقطبی عقیق کی ستاره

نیا سی سجی ہوئی چاندنی
راز غم چھائی ہوئی چاندنی
نیا سی سجی ہوئی چاندنی
راز غم چھائی ہوئی چاندنی

نہ گس سی گروہ کا کیس کی ستاره
بوی ہی چمن زخم کی ستاره
بوی ہی چمن زخم کی ستاره
بوی ہی چمن زخم کی ستاره

ماوراء النہر

ماوراء النہر

اعمال نیک چاہی دنیا میں زائد
گلشن بختی شاہ میدان و مرقی

جانیگی تا کو بہی خیر بشر کی ساتھ
مختور ہوگا حشر خیر البشر کی ساتھ

۱۵

مختور مشور علی شاہ و شہید احمد شہزاد

تشیع حسن یار کو کیا دون فقر کی ساتھ	دانتو کی وصف کیوں کہوں گہ کی ساتھ
وشتت ہی دل کی ساتھ تو دوسری گنا	کیا کیا لگا دی ہیں باہری بشر کی ساتھ
آخر اوسی جناب کی امت میں ہم پہنچا	مختور ہوا کیوں نہو خیر البشر کی ساتھ
جانیگو کہہ رہی تھی وہ محوسی گہ گہی	تنگ آگے اوٹھ کر مٹی کی آخر گہ کی ساتھ
سبح فراق دیکھتی ہی ہوش اور گئی	دل نالہ کش ہی نہ مرغ سحر کی ساتھ
آتی نہ کس طرح وہ میری پائیں فرجول	نالی دل خیرین کی جو ہوتی شر کی ساتھ
اسد رجبہ ناز کی ہی کہ ہر گام پر انہیں	آتا ہی غش لچکنی میں اپنی کمر کی ساتھ
قابو میں دل ہا نہ شکانی رہی حواس	کس کس کی انگلی پر گئی دنیا نظر کی ساتھ
خورشید کب مقابل رخسار بار ہے	نسبت ہی مہ کو کیا مری شام کی ساتھ
آبادہ قتل پر ہی کسی بیگناہ کے	آتا ہی آج یار جو تیغ و سپر کی ساتھ
مرہم نمک کار کرتی ہیں پہلو کی زخم پر	اچھا سلوک کرتی ہیں داغ جگر کی ساتھ
میں عندلیب ہوں تجوہ گل باغ حسن	منصورات دن میں اوجھی شمس سیر کی ساتھ

اس جہان میں ہر آدمی کو اپنے لیے کچھ کرنا پڑتا ہے۔ اگرچہ وہ کچھ بڑا ہو یا کچھ چھوٹا۔ لیکن اگر وہ اپنے لیے کچھ نہ کرے گا تو دوسروں کے لیے کرنا پڑے گا۔

ن

دل نالہ کش ہی نہ مرغ سحر کی ساتھ

